نمبر ۳۳ قادیان دارالامان ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

گذشتہ اشاعت سے آگے سلسلہ کیلئے دیکھو اخبار نمبر ۳۲ جلد ۲ - صفحہ ۱

بغیر نبی کے خدا کا کلام سمجھ نہیں آسکتا اور نہ اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے

بعض احباب آمدہ از لاہور نے عبد اللہ چکڑالوی صاحب کے خیالات اور اعتقادات کا ذکر کیا اُس پر حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حَکَم اور عدل نے فرمایا کہ ہر ایک شی کے لئے استاد کی ضرورۃ ہے ورنہ تم دیکھ لو جس قدر تصانیف ہر ایک فن اور علم کے متعلق موجود ہین کیا مصنفین نے اپنی طرف سے کوئی بخل رکھا ہے ہر ایک بات کی بڑی بڑی تفصیل کی ہے اگر بخل کا ظن ہو سکتا ہی تو ایک پر ہوگا دو پر ہوگا نہ لاکھون پر مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ علم کا خاصہ ہی یہی ہی کہ بلا استاد کے نہین آتا اور نبی بھی ایک استاد ہوتا ہے (جو کہ خدا کی کلام کو سمجھا کر اس پر عمل کرنیکا طریق بتلاتا ہی دیکھو مین الہام بیان کرتا ہون تو ساتھ ہی تفہیم بیان کر دیتا ہون اور یہ عادۃ نہ انسانون مین دیکھی جاتی ہے نہ خدا مین - کہ ایک علمی بات بیان کرکے پھر اُسے عمل درآمد مین لانے کے واسطے نہ سمجھاوے جو استاد کا محتاج نہین ہی وہ ضرور ٹھوکر کھاویگا - جیسے طبیب بلا استاد کے طبابت کری تو دھوکا کھاویگا ایسے ہی جو شخص بلا توصل آنحضرۃ صلعم کے اگر خود بخود قرآن سمجھتا ہے تو ضرور دھوکا کھاویگا حضرۃ اقدس کے بیان کی تصدیق خود مولوی چکڑالوی صاحب کر رہے ہین کیونکہ اس وقت وہ خود معلم قرآن بنے ہین اور قرآن کے سمجھانے کا ان کو دعویٰ ہی ورنہ اگر ان کا مشن یہ ہے کہ قرآن پر عمل درآمد کے لئے کسی استاد (یعنی نبی) کی ضرورۃ نہین تو پھر ان کو یہ حق کیسے حاصل ہو سکتا ہی کہ وہ کسی کو یہ کہین کہ جو کچھ مین کہتا ہون اس پر عمل کرو بلکہ ان کو ہر ایک کو یہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک شخص بذاتِ خود جو کچھ قرآن سے سمجھ سکتا ہی وہ اپنی اپنی جگہ خود عمل کرے اور کوئی ضرورۃ نہین کہ میری ہی اتباع کرے +

م - ا

مفتری کا انجام

فرمایا مفتری تھک جاتا ہی اور اسکا پول خود لوگون پر ظاہر ہو جاتا ہی اور پھر اُسی ذلت دامنگیر ہوتی ہی کیونکہ روز بروز کیسے افترا کر سکتا ہی افترا جیسی کچی شی کوئی نہین ہوتی حتی کہ شیشہ بھی اتنا کچا نہین ہوتا جس قدر افترا ہوتا ہے اور چونکہ مفتری کے بیان مین قوۃ جاذبہ نہین ہوتی اس لئے اس کی بدبو بہت جلد پھیل جاتی ہی +

قتل انبیاء

اس کی نسبت ایک صاحب نے سوال کیا کہ توریت مین جھوٹے نبی کی یہ علامت لکھی ہی کہ وہ قتل کیا جاوے اور ادھر ایسی عبارتین بھی ہین کہ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض نبی قتل ہوئے تو پھر وہ علامت کیسے صحیح ہو سکتی ہی +

فرمایا - راستباز کی یہی نشانی ہی کہ جس مطلب کے لئے خدا نے اُسے پیدا کیا ہی جب تک وہ پورا نہولے یا کم از کم اس کے پورا ہونے کی ایسی بنیاد نہ ڈال دے کہ آئندہ منزل نہو تب تک وہ نہ مرے مگر ایک کذاب سے یہ بات کب ہو سکتی ہی - قتل سے مراد یہ ہی کہ اُس قتل مین ناکامی اور نامرادی ساتھ ہو اور جب ایک انسان اپنا کام پورا کر چکے تو پھر خود مرجاوے یا کسی کے ہاتھ سے مارا جاوے تو کیا موت تو بہر حال آنی ہی ہی کسی صورت مین آگئی اُسمین کیا حرج ہے اور کامیابی کی موت پر کسیکو تعجب بھی نہین ہوا کرتا اور نہ دشمن کو خوشی ہوتی ہی قرآن شریف کے صریح الفاظ سے یہ بات معلوم نہین ہوتی کہ خدا تعالےٰ نے قتل نبی حرام کیا ہو بلکہ آنحضرۃ کی نسبت لکھا ہی افان مات او قتل جس سے قتل انبیاء کا جواز معلوم ہوتا ہی اب جنگون کے بیچ مین ہزارون افسر مارے جاتے ہین لیکن اگر ان کی موت کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی ہو تو اس پر کوئی رنج نہین کرتا بلکہ خوشی کرتے ہین اور جو خدا کے اہل ہوتے ہین ان کا قتل تو انکی لئے زندگی ہی کہ اپنے قائم مقام ہزارون چھوڑ جاتے ہین آنحضرۃ کی آمد اس وقت ہوئی کہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق تھا اور گئے اس وقت جبکہ اذا جاء نصر اللّٰہ والفتح کی سند آپکو مل گئی - پس اگر آپکو کامیابی نہ ہوتی لیکن آپ کسی کے ہاتھ سے قتل بھی نہ ہوئے تو اس سے کیا فائدہ تھا اور یہ کونسا مقام فخر کا ہی ہان جب ایک شخص سلطنت قائم کرتا ہی اور اپنے قائم مقام .... مظفر و منصور چھوڑتا ہی تو کیا پھر دشمن کی خوشی

کا موجب ہو سکتا ہر بڑی سے بڑی ذلت یہ ہر کہ ناکامی اور نامرادی کی موت آوے پس اگر آنحضرۃ صلعم اس کامیابی کی حالت مین اگر قتل کئے جاتے تو اس سے آپکی شان مین کیا حرف آسکتا تھا یہ بھی لکھتے ہین کہ آنحضرۃ صلعم کو زہر دی گئی تھی آپ کی موت مین اس زہر کا بھی دخل تھا مگر ہم کہتے ہین کہ جب آپ کی موت ایسی حالت مین ہوئی کہ کفار اس بات سے ناامید ہوگئے کہ ان کا دین پھر عود کریگا تو ایسی حالتین اگر آپ زہر یا قتل سے مرتے تو کونسی قابل اعتراض بات تھی۔ دین تو تباہ نہین ہو سکتا تھا غرضیکہ توریت مین جس قتل کا ذکر ہر تو اس سے نامرادی اور ناکامی کی موت مراد ہر حضرۃ یحیٰی اور حضرۃ عیسٰی علیہ السلام قریبی رشتہ دار تھے یحیٰی ؑ کے قتل ہو جانے سے دین پر کوئی تباہی نہ آسکتی تھی اگر یحیٰی قتل ہوئے تو پھر عیسٰی اُنکی جگہ کھڑے ہوگئے لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یحیٰی کوئی صاحب شریعت نہ تھے ہو سکتا ہر کہ یہ وعدہ توریت کا صاحب شریعت کیلئے ہو۔ انگریزون اور سکھون کی لڑائیان ہوتی رہین سکھ لوگ انمین اکثر انگریزون کو قتل کرتے رہے لیکن اب جس حالت مین کہ انگریز فاتح اور بادشاہ ہین تو کیا سکھ یہ فخر کر سکتے ہین کہ ہم نے اس قدر انگریزون کو قتل کیا۔ یہ کوئی جگہ فخر کی نہین ہے کیونکہ آخر میدان انگریزون کے ہاتھ رہا زندہ وہ ہوتا ہے جس کا سکہ چلے آنحضرۃ صلعم کے بعد اب کروڑہا مسلمان موجود ہین اور ابوجہل کے بعد اسکا تابع کوئی نہین بلکہ اس کی اولاد ہونیکا کوئی نام نہین لیتا تو کیا اب ابوجہل کی طرف سے کوئی ...... یہ بات کہہ سکتا ہر کہ ہم نے مسلمانون کو فلان جگہ شکست دی تھی یا کوئی بیوقوف اگر یہ کہے کہ ہوا کیا آنحضرۃ صلعم بھی مر گئے اور ابوجہل بھی تو یہ اس کی غلطی ہے مقابلہ تو کامیابی سے ہوتا ہے ابوجہل کا نام ندارد اور آنحضرۃ صلعم کا تو تخت موجود ہر انبیاء کو خدا ذلیل نہین کیا کرتا انبیاء کی قوۃ ایمانی یہ ہر کہ خدا کی راہ مین جان دے دینا وہ اپنی سعادت جانتے ہین۔ اگر کوئی موسیٰ علیہ السلام کے قصہ پر نظر ڈالکر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ وہ ڈرتے تھے تو یہ بالکل فضول امر ہر۔ اور اس ڈر سے یہ مراد ہرگز نہین کہ ان کو جان کی فکر تھی بلکہ ان کو یہ خیال تھا کہ منصب رسالت کے بجا آوری مین کہین اس کا اثر اچھا نہ پڑے امیرے نزدیک مومن وہی ہے کہ اگر اس نے خدا کی راہ مین جان نہ دی ہو تو وہ روحانی طور پر ضرور جان دیکر شہید ہو چکا ہو پس اگر موسیٰ ؑ کو جان کا ہی خوف تھا تو اس سے (اگر یہ افواہ سچ ہے کہ شہزادہ پیر مولوی عبداللطیف خان صاحب سنگسار کرکے مارے گئے ہین) عبداللطیف صاحب ہی اچھے رہے جنہون نے ایمان نہ دیا اور جان دیدی پس ہمارا تو یہی خیال ہر کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت یہ خیال ہوا کہ ایسا نہو کہ مین نامراد مارا جاؤن اور فرض رسالت ادا نہو +

اگر کسی بات مین شر ہو تو یہ عادۃ اللہ نہین ہر کہ مجھے وہ اطلاع نہ دے +

آپ نے منتظمان باورچی خانہ کو تاکید کی کہ آج کل موسم بھی خراب ہر اور جسقدر لوگ آئے ہوئے ہین یہ سب مہمان ہین اور مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے اس لئے کھانے وغیرہ کا انتظام عمدہ ہو اگر کوئی دودھ مانگے دودھ دو چائے مانگے چائے دو۔ کوئی بیمار ہو تو اس کے موافق الگ کھانا اُسے پکا دو۔ اس کے بعد عدالت کا وقت قریب آگیا اور حضرۃ اقدس اور دیگر احباب کھانا وغیرہ تناول فرما کر عدالت کو روانہ ہوئے۔

اس کے بعد مقدمہ کی کارروائی ہم نے پچھلے نمبر مین درج کر دی ہے ۲۰۔ اگست کو بوقت ۸ بجے حضرۃ اقدس قادیان آپہونچے +

شام کے وقت آپ نے فرمایا کہ دشمنی دشمنون کی یہ بھی ایک قبولیت ہوتی ہے اور منجانب اللہ نصیب ہوتی ہر +

اکثر لوگون کا خیال ہوتا ہے کہ رسول عالم الغیب ہوتے ہین چنانچہ بعض تو حضرۃ مسیح موعود ؑ کی نسبت یہ خیال رکھتے ہین کہ ان کا دعوے عالم الغیب ہونے کا ہر اس پر آپنے فرمایا کہ یہ ان لوگون کی غلطی ہر عالم الغیب ہونا اور شے ہے اور موید من اللہ ہونا اور شے ہے +

۲۱۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے پانچون نمازین باجماعت ادا کین

دربار شام

وحی منقطع ہوگئی ہر یا برابر جاری ہر

ایک صاحب نے سوال کیا کہ انقطاع وحی کی نسبت جو حکم آچکا ہر تو پھر ابتک وحی کیون ہوئی اور آج تک سوائے جناب کے اور کسی نے کیون صاحب وحی ہونے کا دعوی نکیا +

حضرۃ اقدس - اس بات کا کیا ثبوت ہر کہ آج تک کسی نے دعوے نہ کیا +

سائل - جہان تک میری معلومات ہین وہان تک مین نے نہین دیکھا

حضرۃ اقدس - آپکی معلومات تو چند ایک کتابین حدیث کی اور دوسری ہونگی اس سے کیا پتہ لگتا ہے اگر اسمین الف لام کی رعایت نکی جاوے تو پھر اس سے بہت فساد لازم آوینگے۔ اور انسان ضلالت مین جا پڑیگا یہ امر ضروری ہر کہ وحی شریعت اور وحی غیر شریعت مین فرق کیا جاوے بلکہ اس امتیاز مین تو جانورون کو جو وحی ہوتی ہر اسکو بھی مدنظر رکھا جاوے بھلا آپ بتلاوین کہ قرآن شریف مین جو یہ لکھا ہر کہ اوحینا الی النحل تو اب آپکے نزدیک شہد کی مکھی کی وحی ختم ہو چکی ہر یا جاری ہر +

سائل - جاری ہر -

حضرۃ اقدس - جب مکھی کی وحی اب تک منقطع نہین ہوئی تو انسانون پر جو وحی ہوتی ہر وہ کیسے منقطع ہو سکتی ہے ہان یہ فرق ہر کہ آل کی خصوصیت سے اُس وحی شریعت کو الگ کیا جاوے ورنہ یون تو ہمیشہ ایسے لوگ اسلام مین ہوتے رہے ہین اور ہوتے رہین گے جنپر وحی کا نزول ہو حضرۃ مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وحی کے قائل ہین اور اگر اس سے یہ مانا جاوے کہ ہر ایک قسم کی وحی منقطع ہوگئی ہے تو یہ لازم آتا ہر کہ امور مشہودہ اور محسوسہ سے انکار کیا جاوے اب جیسے کہ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ خدا کی وحی نازل ہوتی ہے پس اگر ایسے شہود اور احساس کے بعد کوئی حدیث اسکے مخالف ہو تو کہا جاویگا کہ اسمین غلو ہر خود غزنوی والون نے ایک کتاب حال مین لکھی ہے جس مین عبداللہ غزنوی کے الہامات درج کئے ہین -

پھر جس حال مین یہ سلسلہ موسوی سلسلہ کے قدم بہ قدم ہر اور موسوی سلسلہ مین برابر وحی جاری رہی حتی کہ عورتون کو ہوتی رہی تو کیا وجہ ہر کہ محمدی سلسلہ مین وہ بند ہو گیا اس امت کے اخیار ان عورتون سے بھی گئے گذرے ہوئے علاوہ اس کے اگر وحی نہ ہو تو پھر اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کے کیا معنے ہونگے کیا یہان انعام سے مراد گوشت پلاؤ وغیرہ ہر یا کہ خلعت نبوۃ اور مکالمہ الٰہی وغیرہ جو کہ انبیاؤن کو عطا ہوتا رہا غرضیکہ معرفت تام انبیاؤن کو سوائے وحی کے حاصل نہین ہو سکتی جس غرض کے لئے انسان اسلام قبول کرتا ہر اس کا مغز یہی ہر کہ اُس کے اتباع سے وحی ملے اور پھر اگر وحی منقطع ہوئی مانی بھی جاوے تو آنحضرۃ صلعم کی وحی منقطع ہوئی نہ اس کے اظلال اور آثار بھی منقطع ہوئے بروز محمدی و عیسوی

سائل - بروز کسے کہتے ہین

حضرۃ اقدس - جیسے شیشہ مین انسان کی شکل نظر آتی ہر حالانکہ وہ شکل بذات خود الگ قائم ہوتی ہے اس کا نام بروز ہر اس کا سِر سورہ فاتحہ مین ہی ہر جیسے کہ لکھا ہر کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ تمام مفسرون نے مغضوب سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ لئے ہین اور پھر یہ آیت ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدہم لننظر کیف تعملون پ ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ -

یہ آیتین بھی اُس کی طرف اشارہ کرتی ہین ایک انمین سے اہل اسلام کی نسبت ہر - اور ایک یہود کی نسبت - پس مقابلہ سے معلوم ہوتا ہر کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہر کہ مین ہر طرح کا

انعام کرون گا اور پھر دیکھونگا کس طرح شکر کرتے ہو اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ اہل یہود کو کون سی بڑی مصیبت تھی۔ تو وہ دو بڑی مصیبتین ہین ایک یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا گیا۔ اور ایک یہ کہ محمد صلعم کا انکار کیا گیا۔ پس مماثلت کے لحاظ سے مسلمانون کے لئے بھی وہی دو انکار لکھے تھے مگر وہان شمار مین الگ الگ دو وجود تھے اور یہان نام الگ الگ ہین مگر وہ وجود جسمین اُن دونون کا بروز ہوا ایک ہی ہے ایک بروز عیسوی اور ایک محمدی اور صرف نام کے لحاظ سے اہل اسلام یہود کے بروز اسی طرح سے قرار پائے کہ انہون نے مسیح اور محمد صلعم کا انکار کردیا اور وہ مماثلت پوری ہو گئی اور آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس امت مین بروزی طور پر وہی کرتوت یہودیون والی پوری ہونی تھی اور یہ اس طرف اشارہ کرتی ہین کہ آنیوالا دو رنگ لیکر آویگا (اسی لئے مہدی اور مسیح کے زمانہ کی علامات ایک ہی ہین اور ان دونون کا فعل بھی ایک ہی۔

۲۲- اگست ۱۹۰۳ء

حضرۃ اقدس ع نے کل نمازین با جماعت ادا کین ❊

مومنون کو چاہئے کہ اشاعت فحش سے پرہیز کرین

عام طور پر یہ ایک مرض لوگون مین دیکھی جاتی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مرد یا عورت کی نسبت یہ بیان کرے کہ وہ بدکار ہے یا اس کا دوسرے سے تعلق بدکاری کا ہے تو چونکہ نفس ایسے معلومات کی وسعت سے لذت پاتا ہے اس لئے اس راوی کی بیان پر بلا تحقیق یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ یہ واقعہ بالکل سچا ہے اور اُسے شہرت دینے مین سعی کی جاتی ہے اور اس طرح سے نیک مرد اور نیک عورتون کی نسبت ناپاک خیال لوگون کے دلون مین متمکن ہو جاتے ہین اور جن کی شہرۃ ہوتی ہے ان کے دلون پر اس سے کیا صدمہ گذرتا ہے اس کو ہر ایک محسوس نہین کر سکتا۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے ایسی شہرۃ دینے والون کے لئے ۸۰ درے سزا مقرر فرمائی ہے۔ اس مضمون کے متعلق حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی پاک کلام مین شہرۃ دینے والون کے لئے بشرطیکہ وہ اُسے ثابت نکر سکین ۸۰ درے سزا رکھی ہے یہ اس لئے کہ جو شہرت دیتا ہے اُسے اس مقدمہ مین مدعی گردانا گیا ہے اور اسی سے چار گواہ طلب کئے گئے ہین کہ اگر وہ سچا ہے تو اپنے علاوہ چار گواہ رویت کے لاوے یہ غلطی ہے کہ ایسے شخص کو بھی گواہون مین شمار کیا جاوے

۲۳- اگست ۱۹۰۳ء سے ۲۸- اگست ۱۹۰۳ء تک

کوئی ذکر قابل ابلاغ ناظرین نہیں ہوا کہ اس کو درج اخبار کیا جاتا ❊

ایک قابل قدر فیاضی

البدر کے ایک قدر دان محبی جناب بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلارک علاقہ یوگنڈا براعظم افریقہ نے ۱۱ کاپیان اخبار کی اس طرح خریدی ہین کہ ایک تو انکے نام افریقہ جایا کرے اور باقی ۱۰- غریب احمدی بھائیون کے نام جو کہ ادائگی قیمت کی استطاعت نہین رکھتے جاری کردی جاوین۔ البدر کے خریدارون مین سے یہ ایک پہلی نظیر ہے جو کہ میرے مہربان دوست نے قائم کی ہے اور مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ اس نے میری اس ادنیٰ خدمت کے ایسے قدر دان پیدا کردیئے اور مین امید کرتا ہون کہ جسطرح بابو صاحب موصوف نے دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے قدردانی کی ہے اور اپنے غریب احمدی بھائیون کی امداد فرمائی ہے اسیطرح ہمارے ہندوستانی اور برہمی احمدی بھائی بھی جنکو خدا نے وسعت مالی عطا کی ہے میری اس ادنےٰ خدمت کی قدردانی فرماوینگے مجھے اس امر کی اس جگہ ضرورۃ نہین کہ مین الفاظی کو کام مین لاکر اور دوسری قومون کے نمونہ پیش کرکے پھر اُن کی توجہ کو اس طرف کھینچون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام کے لئے ایسی نظیرین قائم کرین کیونکہ جس مذہبی راستہ مین انہون نے قدم رکھا ہے اور جس مرحلہ کو امام الزمان کی بیعت کے بعد انھون نے طے کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے یہ خود ہی ایک ایسی بات ہے کہ بذریعہ پریس کے جو تبلیغ ہند اور بیرونجات مین ہو رہی ہے اس کے ذرائع کو قائم رکھنے کے لئے وہ ہر وقت متوجہ اور مضطر رہین ❊ بابو صاحب نے جن دس غریب احمدی بھائیون کو اخبار دینا چاہا ہے ان کی خدمت مین التماس ہے۔ وہ بابو صاحب کی شرط کے مطابق اپنی درخواستین روانہ کرین اور تقوی کو مدنظر رکھ کر وہ خود اپنے دل مین فیصلہ کرین کہ آیا وہ واقعی مین اس شرط سے فائدہ اٹھانے کے مستحق ہین یا نہین ❊

لیکن میری رائے یہ ہے کہ اگر وہ اصحاب جو کہ اس شرط سے فائدہ اُٹھانا چاہتے ہین بجائے اس کے کہ مفت اخبار لین صرف عہ یعنی اخبار کی نصف قیمت ادا کر دیوین تو اس طرح سے بجائے دس کے بیس اصحاب کے نام اخبار جاری ہو سکے گا اخبار کی اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بابو صاحب کی فیاضی سے بجائے ۱۰ اصحاب کے ۲۰ اصحاب مستفید ہو سکین گے حتی الوسع اس امر بھی مدنظر رکھا جاوے کہ یہ اخبار ایسے مقامات پر جاری کرائے جاوین جہان تبلیغ اور اتمام حجت کی ضرورت ہے کیونکہ وہ لوگ اس اخبار کے بہ نسبت ان لوگون کے زیادہ مستحق ہین جہان کہ اس سلسلہ کے رسالہ یا اخبار کافی تعداد مین پہونچ جاتے ہین۔

ایک ضروری قابل توجہ امر

انسان کی کمزوریون اور روزانہ مشاہدہ پر نظر ڈالکر ایک شخص بہت جلد اس نتیجہ پر پہونچ جاتا ہے کہ ہر ایک غرض مشترک کو پورا کرنیکے لئے باہمی اعانت اور امداد کی اشد ضرورت ہے علی الخصوص وہ کام جن پر ایک قوم کی عزت اور عظمت اور زینت کا مدار ہو اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہو۔ ہماری وجود کی ترکیب ہی اس قسم کی واقع ہوئی ہے جس سے بدیہی نمونہ اس باہمی سلسلہ تعارف (یعنی ایک دوسرے کی امداد کا ملتا ہے) ہمارے جسقدر اعضا اور اندرونی قوے ہین وہ ایسی ہی طرز پر واقع ہین کہ جب تک باہم ملکر ایک دوسرے کی امداد نکرین تب تک نظام صحت قائم نہین رہتا اور انسانیت کی کل بیکار ہو جاتی ہے پس جب کہ یہ حالت ہے تو اب ہماری قوم کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان قومی فرائض کی بجاآوری کے لئے ہمیشہ اُن امور کو مدنظر رکھین کہ جنمین اعانت ان کا فرض ہے۔ اور وہ ایسے امور ہین کہ اگر ہماری جماعت کا ایک فرد بھی جان بوجھکر تساہل سے کام لیتا ہے تو ایک بڑی بھاری جوابدہی کا وہ اپنے آپ کو ذمہ وار بناتا ہے۔ میری منشا اس وقت اس مضمون سے یہ ہے کہ مین اپنی قابل قدر جماعت کو ان قومی خدمات کی طرف توجہ دلاؤن جو پریس کے ذریعہ سے قادیان مین ہو رہی ہین اور وہ اخبارات اور ماہواری رسالہ ہین کہ جن کی اعانت اس احمدی جماعت پر فرض .... ہے

اخبارات اور رسائل فی زمانہ کیا ہین اگر غور سے دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ جیسے کسی قوم کا زیور یہ ہو سکتا ہے کہ اسمین بڑے بڑے خوشرو بہادر۔ سیف زن نبرد آزما ...... اور جانباز جوان پیدا ہون جو کہ حالم وقت کیساتھ ہو کر بہادری سے جانین لڑائین اور اپنے اہل وطن کی عصمت اور عزت کو دوسرون سے محفوظ رکھین ویسے ہی فی زمانہ اس علم کی روشنی مین اخبار اور رسالہ بھی ہر ایک قوم کی جائے فخر۔ زیور زینت اور عزت کا باعث رفتار زمانہ سے ہو گئے ہین کہ ہر ایک مذہب اور قوم کا بہادر علم کی سیف لئے ہوئے معقولات کے میدان مین نکلتا ہے اور اپنے اپنے فن اور کرتب سے حریف کا مقابلہ کرتا ہے شاذونادر ہی کوئی ایسی سوسائیٹی دیکھوگے کہ اگر وہ قائم ہوئی ہے مگر اس کا اخبار یا رسالہ نہ نکلتا ہو۔ غرض اب اس وقت قوم یا جماعت اور اخبار یا رسالہ ایک لازم و ملزوم امور ہو گئے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ غیر اقوام نے بھی اپنے ان قومی خادمون کی قدردانی مین کوئی کسر باقی نہین رکھی ہے جس جس فرقہ کے جس جس قدر اخبارات وغیرہ

نکلتے ہین علی قدر مراتب ویسی ہی ان کی قدردانی کی جاتی ہے اور منجملہ دیگر اسباب کے ..... قوم کی توجہ اور ہمدردی کا خیال بھی ایک بڑا باعث ہے کہ جس کی وجہ سے یہ قومی کاغذی خادم جو کہ آہنی تلوار سے بھی بڑھکر کام کرتے ہین بڑے استحکام سے قومی خدمات کو بجالاتے رہتے ہین۔ کیونکہ تلوار تو صرف جسم کو کاٹتی ہے مگر یہ دلون کو کاٹتے ہین۔ پس جبکہ یہ حالت ہے تو اب مین اپنے معزز اور پیارے احمدی احباب کی نسبت کب یہ خیال کرسکتا ہون کہ وہ اپنے اس قومی فرض کی بجاآوری سے غافل ہونگے۔ ابھی البدر کو ایکسال نہین ہوا دو ماہ باقی ہین مگر تاہم یہ ہم سوسے اس کی اشاعت جماعت مین زیادہ ہوگئی ہے اور اسی طرح سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور الحکم وغیرہ کی اشاعت مین بھی ہماری جماعت کے جوشیلے احباب نے کم سرگرمی نہین دکھلائی۔ مگر تاہم جب ہم جماعت کے موجودہ شمار کو اس اشاعت سے مقابلہ کرکے دیکھتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ایک عظیم الشان حصہ جماعت کا ایسا پڑا ہوا ہے کہ جنمین **اخبار بینی کا مذاق نہین** ہے اور جب تک یہ مذاق نہ بڑھے اور احباب بیش قیمت مضامین کی قدر نہ کرین اور اپنے مالون کا ایک حصہ انکے لئے وقف نکرین تب تک ان کاغذی خادمون کو استقلال اور استحکام کسطرح حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ یہ قومی کام ہین کہ جن کے ادا کرنے کا مدار قوم کی اعانت پر منحصر ہوسکتا ہی جیسے کہ ہم اس سے پہلے لکھ چکے ہین۔

اخبار البدر جب سے جاری ہی جب ہی سے وہ ایسے سرپرستان قوم کی تلاش مین ہے جو اس کے استحکام کے لئے سوز دل سے کوشش کرین اور اگرچہ بعض اصحاب نے اپنی نظر عنایت کو اس کی کثرۃ اشاعت کی طرف متوجہ کر رکھا ہے مگر تاہم دیکھا گیا ہے کہ جس جوش سے انہون نے اول قدم اُٹھایا تھا وہ بعد ازان اور خصوصاً سال کے اُن آخری دنومین اگرچہ بہت کم ہوگیا ہے ورنہ اگر وہ اپنی رفتار پر رہتا تو امید تھی کہ اس ایک سال کے اندر ہی اس کی اشاعت ایکہزار سے بڑھ جاتی اور اس وقت تک جو شکایت سٹاف کی کمی کی کارخانہ کو ہے وہ نہ رہتی اگرچہ مین نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ اخبار وقت پر نکلے مگر تاہم تجربہ ہوا ہے کہ جب کبھی ایکدو یوم کے لئے قادیان کو چھوڑنیکا اتفاق ہوا ہے تو ضرور اخبار ایکدو دن دیر سے نکلا ہے اس کا باعث یہی ہوتا رہا ہے کہ میری عدم موجودگی مین کوئی ایسا اسسٹنٹ یعنی نائب نہین ہے جو کہ مطبع۔ کاپی اور مضمون نگاری کے فرائض کو کما حقہٗ دیکھتا رہتا۔ اس سے پیشتر بھی مین نے کئی دفعہ احباب کے سامنے یہ امر پیش کیا ہے کہ ابتدائی اخراجات اور انتظام کی وجہ سے مالی مشکلات کارخانہ کو لاحق حال رہتے ہین اور اگر ذی وسعت احباب اس کی طرف توجہ نہ کرین گے تو اخبار کا استحکام اور اجرا محال ہے اس مشکل کے رفع کی دو ہی صورتین تھین یا تو میرے ہمدرد دوست کوشش کرکے اس کی اشاعت مین اس قدر ترقی کرتے کہ اس کی آمدنی سابقہ نقصان کی تلافی کرکے آئندہ کے سالانہ انتظام اور اشاعت کی کفیل ہو جاتی یا یہ ہوتا کہ بعض اہل وسعت اصحاب بطور ڈونیشن کے یکمشت سرمایہ سے اس قومی خادم کی امداد کرتے کہ یہ اپنی طبعی رفتار پر ترقی کرتا رہتا اور نقصانات کی تلافی ان کی ذاتی امدادی چندون سے ہو جاتی لیکن اب جو کچھ ہوگیا اس پر افسوس بے فائدہ ہے لیکن چونکہ سال قریباً اختتام پر ہے

اس لئے

میری یہ گذارش ہے کہ سال آئندہ کے انتظام کیلئے اب میرے احمدی دوست مجموعی کوشش فرماوین تاکہ ان کا یہ قومی خادم البدر اول سے بھی بڑھ چڑھکر خدمات کو بجالانے کی کوشش کرے اور ہر ایک اپنے دل سے ایک عہد کرے کہ وہ حتی الوسع کیا بلحاظ مال کے اور کیا بلحاظ اشاعت کے اور کیا بلحاظ دعا کے **البدر** کے استحکام کے لئے کوشش کریگا

یہ بڑی بے انصافی ہوگی اگر مین اپنے احباب کو صرف البدر کے لئے توجہ دلاؤن اور قادیان کے اخبار الحکم اور ماہواری رسالہ ریویو آف ریلیجنز کا ذکر تک نکرون اگر مین ایسا کرون تو مین بڑا بخیل الطبع ہون گا اور اس حرکت مین ایک شعبہ شرک کا پایا جاوے گا اس لئے مین اخبارات کے مقابلہ مین نسبتاً رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہون کہ وہ نظر انصاف سے ذرا دیکھین کہ اس رسالہ نے کیا کچھ کام دنیا مین کیا ہے اور کس قدر مشکلاۃ اور مصائب سفر اور جانی اور مالی تکالیف سے اس احمدی قوم کو نجاۃ دی ہے کسر صلیب کا جو فرض اس وقت حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کو بارگاہ ایزدی سے سپرد ہوا ہی اور جو سلسلہ آسمانی خدا نے زمین پر قائم کیا ہے کیا اس کی تبلیغ کما حقہٗ اس قوم کے ذمہ فرض نہ تھی جس نے **حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب کاسر صلیب** کے دست مبارک پر بیعت کی۔ پھر ذرا سوچو اور غور کرو اور خوب غور کرو کہ اگر آج تمہارا امام تم کو یہ حکم دیتا کہ صحابہ کی طرح تم لوگ ملک ملک شہر بشہر اور گاؤن بگاؤن جاکر اس فرض تبلیغ کو ادا کرو تو کس قدر مشکلاۃ تم کو درپیش تھے۔ عزیز فرزند و زن خویش واقارب۔ پیارا وطن۔ یار دوست۔ سب کو الوداع کہکر تم کو روانہ ہونا پڑتا پھر آگے غیر ممالک مین جاکر تمہاری جانون پر کیا بنتی تھی اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے گویا ایک طرح سے جان سے ہاتھ دھوکر روانہ ہونا پڑتا پھر غیر ممالک مین جاکر مشن کا قائم کرنا ان کی زبانون مین تبلیغ کرنا کس قدر محنت۔ دردسر۔ اور مال خرچ چاہتا تھا لیکن باوجود ان تمام کوششون کے تم کو وہ کامیابی نہ ہوتی جو کہ اب اس رسالہ کے ذریعہ سے ہو رہی ہے۔ چار آنکھ ہوکر بالمقابل بیٹھکر کسیکو سمجھاؤ تو ہزارہا مشکلات پیش آتے ہین کلام پروری اور فتح شکست کا خیال فریق مقابل کے لاحق حال ہو جاتا ہی مگر یہ کاغذی بندوق ایسا نشانہ کرتی ہی کہ اندر ہی اندر دل کو توحید اور خدا کے پاک کلام کی آتش سے کباب کردیتی ہی اور اگر آج کل روے زمین کے اہل اسلام اکھٹے ہوکر کوشش کرتے کہ ان عیسائی ممالک یورپ۔ آسٹریلیا۔ افریقہ اور امریکہ وغیرہ مین اسلام کی نسبت وہ دلچسپ خیال پیدا کردین جو کہ احمدی قوم کے سردار اور آقا حضرۃ **مرزا غلام احمد صاحب** علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت اور اس رسالہ کے ذریعہ سے ہوا ہے تو وہ ہرگز کامیاب نہ ہوتے اور اے احمدی قوم تجھ کو مبارک ہو کہ تو اس فرض تبلیغ سے صرف اس طرح سے سبکدوش ہے کہ اس رسالہ کی امداد مین زر نقد دیتی ہے جو ثواب اپنے فرزند و زن اور عیال و اطفال اور وطن چھوڑ کر اور جانی اور مالی مشکلات اُٹھاکر اتمام حجت سے حاصل کرنا تھا وہ آج تو چند پیسون مین حاصل کرسکتی ہی اور یہ فخر تجھے حاصل ہی کہ تیرے ذریعہ سے اسلام کی تخم ریزی اور کسر صلیب کا کام عیسائی ممالک مین ہو رہا ہے عنقریب ایک اشتہار اس رسالہ کی تائید مین حضرۃ امام الزمان کی طرف سے نکلنے والا ہے وہ صرف اشتہار نہین ہے بلکہ ایمانون کے پرکھنے کی کسوٹی ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو اقرار لیا جاتا ہے اس کا ثبوت طلب کرتا ہے اور امید ہے کہ احمدی احباب بڑی مستعدی دریا دلی اور فراخ حوصلگی سے اس پر عمل کرنے کے لئے طیار ہونگے اور اس موقعہ پر دکھا وینگے کہ اس رسالہ اور نیز دیگر اخبارات احمدی جو کہ بلاد ہند مین حضرۃ اقدس کی تبلیغ اور اتمام حجت کا ذریعہ ہین کی تائید مین وہ کس طرح اپنے مالون اور جانون کو پانی کی طرح بہاتے ہین غرضیکہ جو موقعہ صحابہ کرام کو اپنے ایمان کے ثبوت دینے کا دفاعی جنگون مین پیش آیا تھا وہ ہماری قوم کو اب اپنی مشن کی اشاعت مین.... پریس کے ذریعہ سے پیش آیا ہے آنحضرۃ صلعم کی ایک حدیث ہے کہ مین چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون پھر مارا جاؤن اور پھر زندہ ہون۔ مگر اب چونکہ سیفی جہاد تو حرام ہے، اور اب اس کے قائم مقام علمی اور قلمی جہاد ہے جس کے ذرایعہ خداتعالے نے بڑی کثرۃ سے اپنی دین کی تائید کے لئے مہیا کئے ہوئے ہین اس لئے احمدی احباب کے لئے جنہون نے صحابہ کرام کے مثیل ہونے کا ثبوت دینا ہے ایسے موقعون کا مل جانا ایک بڑی سعادۃ ہے کہ جو درجات ان لوگون نے جانین دیکر حاصل کئے تھے اب ان کو گھر بیٹھے حاصل ہوسکتے ہین اور اس سنت نبوی کو یہ لوگ .... اس اشاعت کے کاروبار مین مال لٹاکر پورا کرسکتے ہین پس اے بھائیو.... خداتعالے سے دعائین مانگو کہ وہ تمہاری حوصلون کو بلند کرے اور ان نیک اعمال کے

تصحیح۔ اس نمبر کے صفحہ ۳۵۸ کالم کے آخری ۴ سطرین سے اوپر جو عربی عبارت ہے اسے اس طرح پڑھا جاوے۔ ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون پ۱۱ اور آیت ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ۹ ۵

مقدمہ۔ یکم ستمبر کو جو تقریر دکیلوں کی ہوئی تھی اس کی تاریخ ۴ ستمبر ۱۹۰۳ء مقرر ہوئی ہے

بجالانے کی توفیق عطا کرے جس سے اس رسالت کی تکمیل مین مدد ملتی رہے جسے خدا نے آسمان سے روانہ کیا ہے اور ایک دوسرے کو مال کے خرچ کرنے پر اور ان سلون اور اخبار دن کی خریداری اور اپنے غریب بھائیون کے نام جاری کرانے پر ترغیب دو تا کہ ان کے اعمال مین سے ہر ایک تم مین سے حصہ دار ہو جاوے کیونکہ حدیث مین ہے کہ جو مومن دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتا ہے تو جو اسکو کرتا ہے وہی ثواب اُس ترغیب دینے والے کو بھی ملتا ہے خدا کے وہ وعدے جو ایسے موقعہ پر اس نے کئے ہین اور جن کو امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ مین بیان کیا ہے بالکل سچے ہین

بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اور اسی طرح سے اخبار الحکم کی سرپرستی بھی احمدی احباب پر ضروری ہے کیونکہ الحکم ایک پرانا اخبار اس سلسلہ کے ہونے کی وجہ سے ضرور یہ استحقاق رکھتا ہے کہ احمدی قوم کا ایک فخر ہو کیونکہ سب سے اول خدمت قوم کی اُسی نے کی ہے جو لوگ حضرۃ اقدس کے پاس ابتدائی زمانہ مین آتے اور آپکا کلام سنتے اور ان کے دل ترستے کہ کاش یہ تمام باتین ہمارے گھروئین اور ہمارے دوسرے بھائیون تک پہنچین انہین کے دلون سے پوچھو کہ جب یہ اخبار نکلا کس طرح ان کی آرزو پوری ہوئی اور ملازمت پیشہ اور دیگر احباب کے لئے جنکو حضرۃ اقدس کی خدمت بابرکت مین حاضر ہونیکا کم موقعہ ملتا تھا یہ ایک نعمت غیر مترقبہ تھی اس لحاظ سے یہ پہلا پرچہ سلسلہ احمدیہ کا اول الخادم ہونیکی وجہ سے قوم کے لئے شکریہ کا مقام ہے اور الحمد للہ کہ اسنے ایک اچھی عمر اس سلسلہ مین پائی ہے اور استحکام حاصل کر لیا ہے

لیکن اب البدر

کی بھی جماعت سے التماس ہے کہ چونکہ اس کی ابتدائی حالت ہے اور بوجہ ارزان ترین پرچہ ہونیکے اسمین ذاتی منفعت کی بہت کم گنجائش ہے اس لئے اس کی کثرۃ اشاعت اور خاص امدادون کی طرف بھی توجہ کی جاوے بابو غلام محمد صاحب جن کی فیاضی کا ذکر ہم نے اسی اخبار مین کیا ہے جس فراخ حوصلگی سے اپنی جماعت کے غریب احمدی بھائیون سے ہمدردی کی ہے اور اس ہمدردی مین ساتھ ہی اس امر کا ثبوت دیدیا ہے کہ البدر واقعی ایک ایسی اخبار ہے جسکی ارزانی کی وجہ سے ایک شخص کسی دوسرے کے نام جاری کروا کر ایک صدقہ جاریہ اپنے لئے قائم کر سکتا ہے اگر اس وقت دو لاکھ سے زیادہ اصحاب مین سے صرف دو سو بھی ایسے حامی نکل آوین جو کہ ایسی ہی مثال قائم کرین تو امید ہے کہ البدر کو انشاء اللہ کافی استحکام ہو جاویگا اور دوسری مشکلات متعلقہ شان بھی رفع ہو جاوین گی مین امید کرتا ہون کہ میرے معزز بھائی کہ جن کے دلون مین خوالناس کی نسبت قومی خدمتون اور قومی ضرورتون کے محسوس کرنے کا مادہ زیادہ ہے اور ہونا چاہئے میرے اس مضمون پر توجہ فرمادین گے اور جن امور کو مین نے پیش کیا ہے ان تمام پر کماحقہ نظر ڈالکر بہ نسبت سابق کے ان مین حصہ لینے کے لئے اور زیادہ مستعدی سے طیار ہون گے اور اس امر کی تائید مین اگر کوئی صاحب نامہ نگار مضمون روانہ کرین گے تو وہ خوشی سے درج اخبار کیا جاویگا ۔

محمد افضل

مکتوب حضرۃ مخدومنا حکیم نور دین صاحب رض

میرے مہربان دوست بھائی الہ داد خان صاحب کلرک نے کچھ مکتوبات اس غرض سے نقل کر کے ارسال کئے ہین کہ ان کو فائدہ عام کی خاطر درج اخبار کیا جاوے اسمین سے بعض تو وہ ہین جو کہ خود مولانا موصوف کے قلمی تحریر شدہ ہین اور بعض وہ ہین جو کہ غالباً آپکی ایما سے حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے لکھے ہوئے معلوم ہوتے ہین چونکہ ان کا درج اخبار ہونا موجودہ اور آئندہ نسلون کے لئے واقعی مفید ہے اس لئے ہدیہ ناظرین ہین

گرامی نامہ حضرۃ حکیم الامت بنام حاجی الہ دین صاحب عرائض نویس صدر شاہ پور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ تم مجھے بے ریب عزیز تھے اور ہو ۔ مین نے تم سے محبت کی اور بہت کی مین نے تمہارے دعائین کین اور وہ اکثر قبول ہوئین الحمد للہ اور انشاء اللہ یقین ہے کہ قیامت مین بھی ان کی قبولیت ظاہر ہوگی ۔ میری محبت ایسے وقت سے شروع ہے جب تم مین شعور وتمیز کا مادہ نہ تھا اور وہ میرے علم اور شعور کے ساتھ بڑھتی رہی میرا تمہارا بچپن تھا مگر اللہ تعالیٰ کا محض فضل اور اس کی خاص رحمت تھی اور تعجب انگیز کرم تھا کہ میرے اور تمہارے درمیان باین جوش محبت اور شدت پیار کے بچپن سے کوئی ایسی حرکت واقع نہ ہوئی جسکو تم یا مین یا ہمارے پرانے دوست حقارۃ کی نگاہ سے دیکھین ۔ تم خوب یاد کرو کوئی لفظ ۔ کوئی حرکت بد کوئی ناشائستہ ارادہ اور نالائق خواہش میری تم پر کبھی بھی ظاہر ہوئی! ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمتین ہین جو ابتدا سے میرے شامل حال ہین ۔ مین ذکر کرون گا کیونکہ یہ نعمت الٰہی کا بیان ہے مین نے جب دعا کی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے اور تعجب آتا ہے کہ کس طرح اللہ کریم میرے ساتھ تھا کہ مجھکو ہمیشہ محفوظ رکھا ۔ والا نادان کیا نہیں کر گذرتا ۔ پھر جین سے نہ ہمیشہ ترقی کی ۔ یہان تک کہ حضرۃ امام صادق کی بیعت نصیب ہوئی ۔ اور تم میرے ساتھ مرید ہوئے اب مجھے امید ہوگئی کہ الہ دین جو میرا پیارا دوست ہے ۔ میرا بھائی ہوگیا ۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کریگا لاکن تم نے ٹھوکر کھائی اور قادیان کا آنا تو ترک کر دیا تھا مگر جو چندہ بغرض خدمت وعدہ کیا تھا اُس سے بھی بخل کیا ۔ افسوس ۔ افسوس افسوس ۔ کیا تم پر یہ فضل کچھ کم تھا کہ میرا کوئی دنیوی احسان تم پر نہین ہوا ۔ مین نے اب تک ایک کوڑی کا تم سے سلوک نکیا باایکہ مجھ مین دولت کے لحاظ سے بڑی وسعت تھی تم اس بھید کو نہین سمجھے ۔ اسمین الٰہی حکمت تھی اور ہے اگر سوچو ۔ والا ہم بتائین گے بہرحال جس خرچ کا تم کو ڈر تھا شاید اتنا خرچ ان مشکلات مین ہو جاوے اللہ رحم کرے

الہ دین مین راستباز ہون! اور میرا امام بے ریب بالکل راستباز ہے ۔ ہم دنیا پرست نہین ۔ دنیا کے طالب نہین دنیا کے لئے ہم کوشش نہین کرتے ۔ راستبازی پھیلانے کی کوشش کرتے ہین ۔ اسی واسطے کامیاب ہین اور رہین گے ۔ آہ کوئی سمجھے اور تم سمجھو ۔ اب میری صلاح یہ ہے کہ تم سچی توبہ کرو ۔ کھانے پینے ۔ لباس خوراک گھر کے اسباب مین ایسی تدبیر کرو جس مین مال حرام کا کوئی حصہ نہ رہے اور استغفار و دعا اپنا شعار بنا لو ۔ اور متواتر بحضور حضرت امام معذرت کے خطوط لکھو مگر براہ راست ہون میرے ذریعہ سے نہ ہون ۔ مین دعا کرون گا مگر تم نے مجھے بہت ناراض کر دیا ہوا ہے ۔ مین نے ایک خط مین صاف لکھدیا تھا مدت ہوئی کہ تم ضرور یہان آجاؤ ۔ مگر کون سنتا ہے اللہ تعالیٰ تم پر فضل کریگا اور تمہاری مدد کریگا اور میری دعا سنے گا جب مین کرون گا ۔ غور کرو ۔ ہمارا کنبہ کس طرح محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے پلتا ہے ۔ کیا ہم کسی سے روپیہ لیتے ہین ۔ نہین ۔ مرزا جی کے مریدون مین منشی الہ داد وہان موجود ہے اور حکیم فضلدین بھیرہ مین ..... کسی سے پوچھو کیا مین یہان مرزا جی کے مریدون سے کچھ لیتا ہون ۔ نہین نہین نہین ۔ اور ہرگز نہین ۔ کیا محمد [illegible]* تمہاری طرح خوبصورت ہے ۔ اسکی بات ۔ محمد یوسف کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ دعا پڑھ دینا ۔ اللّٰھم علمہ الکتاب وفقہ فی الدین سات بار ۔ (ترجمہ) اے اللہ اس کو قرآن سکھا دے اور دین کا سمجھدار بنا دے

منشی الہ داد کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہونچا دینا

۲ ۔ مارچ سنہ ۱۸۹۰ء

* یہ حکیم صاحب کے لڑکے کا نام ہے جو ان ایام مین پیدا ہوا تھا

کسر صلیب

(اردو ایویڈنس ایکٹ (قانون شہادت))

کیا مسیح مردون مین سے جی اٹھا تھا

اس عنوان سے ایک مضمون لنڈن کے ایک اخبار بنام کلیرٹن واقعہ ۲۶ جون مین نکلا ہی جس سے معلوم ہوتا ہو مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ کی طرف سے مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کو عقل اور سائنس کے خلاف ہونے پر اسی اخبار مین متواتر آرٹیکل نکل چکے ہین جس پر ارک ڈیکن ولسن نامی عیسائی پادری نے رانشدیل پیرس چرچ مین ایک تقریر کی جسمین اُنہون نے مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے پر کچھ شواہد پیش کرکے مسٹر بلاچفورڈ کے دلائل کی تردید کی اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا مسٹر بلاچفورڈ کو آج تک خیال نہین گزرا کہ ان ۱۸۰۰ سو سال مین کس قدر فلاسفر اور عالم گذرے ہین جو اس مسئلہ کی صداقت پر مہر لگا گئے ہین مسٹر بلاچفورڈ مین کونسی ایسی خصوصیت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ ۱۸۰۰ سو برس کی بات کو جھٹلاتے ہین کیا وہ نہین جانتے کہ ان کی عقل اور قوائے محدود ہین کیا یہ ممکن نہین ہو کہ وہ غلطی نہین کر سکتے اور ممکن ہو کہ اس مسئلہ کے بارہ مین غلطی پر ہون +

ہان یہ دلائل کچھ وقعت رکھ سکتے تھے۔ اگر یہ کسی معمولی آدمی کا ذکر ہوتا مگر یہان تو معاملہ اور ہے کیونکہ جب ہم پولوس وغیرہ کی چٹھیان اور اس کے دوسرے حالات کو پڑھتے ہین تو معلوم ہوتا ہو کہ انہون نے ایسے کارنامے کئے ہین کہ عقل انسانی کو وہان تک رسائی ہی نہین ہے پس اگر پولوس وغیرہ ایسے کام کر سکتے تھے تو پھر مسیح تو بدرجہ اولیٰ کر سکتا ہے اسی لئے اس کا مردون سے جی اٹھنا ایک ناممکن امر نہین ہے کیونکہ پولوس کی نسبت مسیح سے ایسی ہے جیسی ایک تارہ کو سورج سے ہوتی ہے مسٹر بلاچفورڈ کا سائنس کو پیش کرنا بے سود ہو کیونکہ سائنس مین خود ابھی تک غلطیان ہین اور یہ پایہ تکمیل تک بھی نہین پہونچی +

پھر اس پر مسٹر بلاچفورڈ نے اس اخبار مین ایک آرٹیکل دیکر ان تمام ثبوتون اور شہادتون پر جو کہ پادری صاحب نے پیش کئے قانونی رنگ مین جرح کی ہے اور استعارہ کے طور پر ایک عدالت مین مسیح کے جی اٹھنے کے مقدمہ کو پیش کرکے ایک وکیل کی زبانی ان تمام شواہد کو پیش کرکے اس امر کو ثابت کیا ہے کہ جو شہادتین اور دلائل اس مسئلہ کی صداقت مین پیش کئے جاتے ہین وہ بالکل بودے اور نکمے ہین اور ان کے رو سے عیسائیون کو کبھی ڈگری نہین حاصل ہو سکتی

اہل یورپ کے ان خیالات اور کارروائیون کو دیکھکر ہم حیران ہین کہ ہندوستان اور دوسری ممالک مین کیون یہ پادری لوگ عیسویت کا وعظ کرتے پھرتے ہین کیا ان کو شرم و حیا نہین آتی کہ جس بات کو وہ اپنے یورپ کے علماء و فضلاء کو نہین منوا سکتے اُسے دوسرون کے آگے کیون پیش کرین اور زیادہ تر تعجب کی بات ہے کہ صرف فلاسفر ہی نہین بلکہ بڑے بڑے پادری اور آرچ بشپ وغیرہ بھی اب بائیبل اور دوسرے بعید از عقل اعتقادات سے جو کہ مسیحی مذہب کے بڑے لوازم مین سے ہین کنارہ کش ہوتے جاتے ہین اور علانیہ اپنی مخالفت کا اظہار کرتے ہین۔

حدیث شریف مین ہے کہ دجال خود بخود پگھل کر نیست و نابود ہو جاوے گا سو عیسویت کی موجودہ حالت نے اس حدیث کی بلفظہ تصدیق کرکے آنحضرہ صلعم اور اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

مسٹر رابرٹ بلاچفورڈ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ اگر عیسائیون کا یہ عقیدہ ہو کہ مسیح خدا تھا وہ مردون سے جی اٹھا اور آسمان پر چلا گیا تو عیسویت کا ستون بہ حیثیت ایک مذہب ہونے کے یا تو قائم رہیگا اور یا گر کر پاش پاش ہو جاوے گا قابل غور امر یہ ہو کہ کیا بنیادی اصول عیسویت کے سچے ہین یا نہین اس کے بعد انہون نے پادری صاحب کی پوری تقریر کو جس کا خلاصہ ہم نے اوپر دیدیا ہے نقل کرکے اس کی تردید کی ہو جس کو ... ہم ذیل مین درج کرتے ہین +

مسٹر بلاچفورڈ تحریر فرماتے ہین کہ سب سے پہلے ناظرین کے ملحوظ خاطر یہ بات رہنی چاہئے کہ آرکڈیکن نے کوئی دلیل مسیح کے جی اٹھنے پر نہین دی ہو ٹال مٹول کرکے دامن چھڑانا چاہا ہے شہادۃ کے جس طریق پر انہون نے زور دیا ہے اب ہم دیکھتے ہین کہ آیا کوئی قانون یا کوئی عدالت اُسے قبول بھی کر سکتی ہو یا نہین +

سب سے پہلے یہ سوال ہو کہ وہ کونسی بات ہو جس کے ثبوت کے لئے ہمین شہادۃ کی ضرورۃ ہے وہ ایک عجیب معجزہ ہو جسپر کروڑہا مخلوق کے مذہب کا دار و مدار ہو اور وہ یہ ہو کہ قریبًا دو ہزار برس گذرے کہ خدا انسان بنکر اس دنیا مین آیا اور یسوع مسیح کے نام سے مشہور ہوا۔ صلیب دیا گیا اور اُسی پر مر گیا قبر مین دفن ہوا اور تیسرے دن پھر جی اٹھا اور اپنے مزار کو چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھا۔ اب چونکہ یہ بات بذات خود ایک معجزہ اور بڑا اہم مسئلہ ہو اس لئے اس کے ثبوۃ کی شہادۃ بھی ویسی ہی مضبوط اور متین ہونی چاہئے اور ہمین اس ثبوۃ کی شہادۃ کی مضبوطی کی خصوصیت سے اس لئے زیادہ ضرورۃ ہو کہ جو واقعہ آج وقوع مین آوے تو اس کے ثبوت کی نسبت اس واقعہ کے لئے زیادہ مضبوط ثبوۃ اور شہادۃ درکار ہوتی ہو جو کہ آج سے کئی ہزار برس پہلے وقوع مین آیا ہوا ہو جیسا کہ مسیح کے جی اٹھنے کا واقعہ ہو جسکو ۱۹۰۳ برس گذر چکے ہین پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہو کہ جو بات ہر روز تجربہ اور مشاہدہ مین آتی رہی تو اس کی نسبت اس بات کے ثبوت کی زیادہ ضرورۃ ہوگی جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہو جیسا کہ خدا کا اوتار بننا۔ انسان مین حلول کرنا۔ مرکر جی اٹھنا یہ ایسی باتین ہین جو کہ تجربہ اور مشاہدہ سے باہر ہین پھر اس لئے بھی ضرورۃ ہو کہ یہ کوئی ایسی بات نہین ہے کہ جس کے سچے یا جھوٹے ہونے کا اثر کسی پر نہ پڑتا ہو بلکہ یہ ایک ایسی بات ہے جسپر کروڑہا آدمیون کی ڈھارس بندھی ہوئی ہے اور انجام کار اس لئے بھی ہمین اس کے متعلق ایک بڑے مستحکم اور متین ثبوت کی ضرورۃ ہو کہ ہم جانتے ہین کہ اس مسئلہ کے قائم کرنے والون کو اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل مطلوب تھی اور یہ کوئی ایسا مسئلہ نہ تھا کہ اگر ان کے حق مین فیصلہ ہوتا یا نہ ہوتا تو ان کے اغراض پر اس کا اثر نہ پڑتا +

(باقی دارد)

نظم دلچسپ

خطاب بمغوی احباب

آئی بلا بغیر ہلاکت نہ ٹل سکے ظالم اجل کے پنجہ سے کیونکر نکل سکے

مہلت ہو کچھ دلون کی جو پھرتا ہو سنگدل وہ منزلین پڑین گی کہ آگے نہ چل سکے

دستِ اجل نچھوڑیگا او سنگدل تجھے وہ اُس کا ہاتھ ہے کہ جو دم مین مسل سکے

آنکھین کھلین گی جبکہ قضا نے دبا لیا ٹھہرے نہ اُس کے آگے نہ کوئی مچل سکے

بہتون کو تیرِ کفر مین تو نے گرا دیا نیچے وہ یون گرے کہ پھر نہ سنبھل سکے

لرزان ہین ہاتھ غصہ سے سوزان ہے دل ترا قاتل سنبھال ہاتھ کہ خنجر سنبھل سکے

تو نے تو کین ... بہت ہی جفا کاریان مگر افسوس تیرے دل کے نہ ارمان نکل سکے

ہوشیار ہو کہ آہ دلِ زار بے گناہ لاتی ہے وہ بلا جو اگر نہ ٹل سکے

پتھر ہون تیری راہ مین جنبش نہین جنہین ٹکرائے گو پہاڑ نہ ہرگز پھسل سکے

راحت ہماری دلکو ہو کڑھنا تجھے نصیب ہو کون وہ جو تیری یہ قسمت بدل سکے

خوفِ خدا نہین ترے سینہ مین اے عدو وہ دل نہین جو خوف خدا سے پگھل سکے

بہتون کو تو نے کردیا ہم سے جدا رقیب ہم تو ملاتے ہین جو کوئی ہم سے مل سکے

ہان ہان مگر نہین ہمین کچھ احتیاج غیر ہے حق سے ربط دل جو بلا دل سے دل سکے

ہنگام ابتلا مین بہت ہی صبور ہم ہر حق ہے کون جو ہمین دشمن کچل سکے

ثابت قدم ہین فضلِ خدا سے ہین مستقل وہ دل نہین جو فکر سے ہو مضمحل سکے

ہون رزمگاہ صدق مین وہ حربہ زن جری آ تا نظر نہین جو مقابل نکل سکے

ہون جب سے آستانہ مہدی پہ سرنگون وہ کونسی گرہ ہو جو مجھ سے نہ کھل سکے

عاشق ہون شیفتہ ہون اداے حبیب کا وہ دل نہین جو دیکھے رخ جانان بہل سکے

پروانہ ہون مین شمع جمال مسیح کا
عاشق وہی ہے مثل مبارک جو جل سکے

ایڈیٹر ضمیمہ شحنۂ ہند اور اس کے نامہ نگارون کی افترا پردازی کی قلعی کا کھلنا

اس سے پیشتر ہم نے ایک مراسلہ جناب صادق حسین صاحب مختار عدالت و ایڈیٹر و پروپرائیٹر اخبار اظہار الحق اٹاوہ کا البدر جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ پر شائع کیا تھا جسمین لکھا تھا کہ جن دو بیعت کنندگان کی نسبت ضمیمہ شحنۂ ہند کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اخبارون مین ان کے نام مبائعین مین شائع ہوئے ہین حالانکہ یہ لوگ بیعت سے انکاری ہین اور زبردستی انکے نام بیعت والونمین درج کر کھے ہین نامہ نگار شحنہ ہند کی افترا پردازی ہے چنانچہ اپنی کلام کی تائید مین میر صادق حسین صاحب نے ان لوگون کے بیانات بھی قلم بند کرائے تھے جس سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے کہ انھون نے ضرور بیعت کی۔ ناظرین کی اطلاع اور شحنہ ہند کے قلعی کھولنے کے لئے ہم ان بیانات کو ذیل مین درج کرتے ہین ✦

بیان مولا بخش حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی ✦

مین نے خود مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر اپنی مریدی کا خط بھجوایا تھا یعنی میرزا صاحب کے پاس قادیان خط بھجوایا تھا اور مین اس وقت تک مرزا صاحب کا مرید ہون ضمیمہ شحنۂ ہند مطبوعہ ۱۱ جون ۰۳ سنہ مین میری نام سے جو کچھ کسی شخص نے چھپوایا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے ✦ ۱۹ جون ۰۳ سنہ

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی صاحب منصف مرحوم اٹاوہ

گواہ شد - گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب علم اٹاوہ - محمد اسمٰعیل پہلوان

میان کلو حجام سکنہ اٹاوہ محلہ شاہ گدا علی

مین نے اپنی خوشی سے مولوی صادق حسین صاحب مختار سے کہکر خط بھجوایا تھا یعنی مولوی صاحب مذکور سے لکھوا کر مرزا صاحب کے پاس قادیان بھجوایا تھا اب مین مرید نہین ہون ضمیمہ شحنہ ہند ✦

مورخہ ۱۶ جون ۱۹۰۳ سنہ مین جو یہ چھپا ہے کہ مین نے بیعت مرزا صاحب سے نہین کی یہ بالکل جھوٹ ہے اور نہ مین نے کوئی خط ایڈیٹر شحنہ ہند کے پاس بھجوایا ہے -

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۰۳ سنہ

بقلم سید اشفاق حسین ولد سید مشتاق علی منصف مرحوم سکنہ اٹاوہ - گواہ شد گواہ شد

بقلم مبارک حسین طالب العلم اٹاوہ - محمد اسمٰعیل پہلوان

فہرست کتب مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

ردیف وار بقید تاریخ

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ترتیب تصانیف کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ہم ذیل کی فہرست شائع کرتے ہین جسمین حتی الوسع بڑی کوشش سے تمام کتب کو جمع کر کے اِن کے مہینے اور سنہ اشاعت تلاش کئے گئے ہین لیکن اگر تاہم کوئی غلطی ہو تو اطلاع ملجانے پر اس کی تصحیح شائع کر دیجاوے گی ✦

نمبر شمار	نام کتاب	سنہ	تاریخ طبع
۱	براہین احمدیہ جلد نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴	سنہ ۱۸۸۰ء	
۲	سرمہ چشم آریہ	سنہ ۱۸۸۶ء	
۳	شحنۂ حق	۱۴ اپریل سنہ ۱۸۸۷ء	۱۴ اپریل
۴	فتح اسلام	سنہ ۱۸۹۱ء	
۵	توضیح مرام	سنہ ۱۸۹۱ء	
۶	ازالہ اوہام نمبر ۱ و نمبر ۲	سنہ ۱۸۹۱ء	
۷	فیصلہ آسمانی	۱۱ جنوری سنہ ۱۸۹۲ء	۱۱ جنوری
۸	نشان آسمانی	سنہ ۱۸۹۲ء	
۹	آئینہ کمالات اسلام	سنہ ۱۸۹۳ء	[illegible]
۱۰	برکات الدعا	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۱	جنگ مقدس	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۲	تحفۂ بغداد	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۳	شہادۃ القرآن	سنہ ۱۸۹۳ء	
۱۴	حمامۃ البشریٰ	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۵	نور الحق ہر دو حصہ	مئی سنہ ۱۸۹۴ء	مئی
۱۶	اتمام الحجۃ	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۷	کرامات الصادقین	سنہ ۱۸۹۴ء	
۱۸	سر الخلافہ	″	
۱۹	انوار الاسلام	″	
۲۰	نور القرآن نمبر ۱	″	
۲۱	نور القرآن نمبر ۲	سنہ ۱۸۹۵ء	
۲۲	ضیاء الحق	″	
۲۳	آریہ [illegible]	″	
۲۴	انجام آتھم معہ ضمیمہ	سنہ ۱۸۹۶ء	
۲۵	جلسہ اعظم مذاہب	″	
۲۶	کتاب البریہ	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	مئی
۲۷	استفتا	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	
۲۸	تحفۂ قیصریہ	″	مئی
۲۹	جلسہ احباب بتقریب جشن جوبلی	″ سنہ ۱۸۹۷ء	″
۳۰	سراج منیر	مئی سنہ ۱۸۹۷ء	″
۳۱	حجۃ اللہ	۲۶ مئی سنہ ۱۸۹۷ء	″
۳۲	سراج الدین عیسائی کے	جون	جون
۳۳	چار سوالون کا جواب	سنہ ۱۸۹۷ء	
۳۴	محمود کی آمین	جون سنہ ۱۸۹۷ء	
۳۵	ضرورۃ الامام	سنہ ۱۸۹۸ء	ستمبر
۳۶	راز حقیقت	سنہ ۱۸۹۸ء	نومبر
۳۷	کشف الغطا	سنہ ۱۸۹۸ء	دسمبر
۳۸	ایام الصلح	سنہ ۱۸۹۹ء	جنوری
۳۹	حقیقۃ المہدی	سنہ ۱۸۹۹ء	فروری
۴۰	ستارۂ قیصریہ	سنہ ۱۸۹۹ء	اگست
۴۱	گورنمنٹ انگریزی اور جہاد	سنہ ۱۹۰۰ء	مئی
۴۲	اربعین نمبر اول	سنہ ۱۹۰۰ء	جولائی
۴۳	اربعین نمبر دوم	سنہ ۱۹۰۰ء	ستمبر
۴۴	اربعین نمبر ۳ و ۴	سنہ ۱۹۰۰ء	دسمبر
۴۵	اعجاز المسیح	سنہ ۱۹۰۱ء	فروری
۴۶	بشیر احمد شریف احمد مبارکہ کی		
۴۷	آمین	سنہ ۱۹۰۱ء	۲۷ نومبر
۴۸	دافع البلاء	سنہ ۱۹۰۲ء	اپریل
۴۹	الہدیٰ	سنہ ۱۹۰۲ء	جون
۵۰	تحفۂ گولڑویہ	سنہ ۱۹۰۲ء	ستمبر
۵۱	تحفۃ الندوہ	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۲	تحفۂ غزنویہ	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۳	خطبہ الہامیہ	سنہ ۱۹۰۲ء	
۵۴	تریاق القلوب	سنہ ۱۹۰۲ء	
۵۵	کشتی نوح	سنہ ۱۹۰۲ء	اکتوبر
۵۶	اعجاز احمدی	سنہ ۱۹۰۲ء	نومبر
۵۷	مواہب الرحمٰن	سنہ ۱۹۰۳ء	جنوری
۵۸	نسیم دعوت	سنہ ۱۹۰۳ء	فروری
۵۹	سناتن دھرم	سنہ ۱۹۰۳ء	مارچ

جن صاحبون کی طرف قیمت اخبار سنہ ۱۹۰۲ - اور سنہ ۱۹۰۳ بقایا ہے وہ بہت جلد قیمت مطلوبہ ارسال فرما کر کارخانہ کو ممنون فرما دین

خدا کی پاک ہاتھونکی بنائی ہوئی احمدی جماعۃ مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام مبائعین	مقام	ضلع
۱۳۰۷	چہجڑ صاحب	اکبری منڈی	لاہور
۱۳۰۸	سید قائم شاہ صاحب	پنڈی چری	منٹگمری
۱۳۰۹	سمیر صاحب	//	//
۱۳۱۰	فضلدین صاحب	سندہانوالیہ	سیالکوٹ
۱۳۱۱	اہلیہ حکیم محمد قاسم صاحب کلارک	لالہ موسیٰ	
۱۳۱۲	ہمشیرہ حکیم محمد قاسم		
۱۳۱۳	الہ داد صاحب	ماجرہ	گجرات
۱۳۱۴	احمد صاحب	//	//
۱۳۱۵	الہ دتا صاحب	//	//
۱۳۱۶	غنی خان کمپونڈر	گڑھ شنکر	ہوشیارپور
۱۳۱۷	اہلیہ غنی خان	//	//
۱۳۱۸	ہمشیرہ بشارتعلی صاحب	سٹروعہ	//
۱۳۱۹	مہردین گرداورنہر	بازداروالہ	ملتان
۱۳۲۰	مولا بخش صاحب	کریام	جالندھر
۱۳۲۱	عبد الغنی صاحب		//
۱۳۲۲	والدہ صاحبہ مولا بخش صاحب	//	//
۱۳۲۳	ہمشیرہ غلام احمد صاحب	//	//
۱۳۲۴	اہلیہ غلام احمد صاحب	//	//
۱۳۲۵	اہلیہ طفیل محمد صاحب	//	//
۱۳۲۶	اہلیہ محمد علی صاحب	//	//
۱۳۲۷	ہمشیرہ مہر خاں صاحب	//	//
۱۳۲۸	والدہ غلام احمد صاحب		//
۱۳۲۹	میاں لکھا صاحب	لنگوری	//
۱۳۳۰	میاں گام صاحب	//	//
۱۳۳۱	نبیا صاحب	//	//
۱۳۳۲	کیان صاحب	//	//
۱۳۳۳	نظام الدین صاحب	//	//
۱۳۳۴	نواب خان	//	//
۱۳۳۵	عبد اللہ صاحب	لودیانہ	لودیانہ
۱۳۳۶	جھنڈا خان	بنگہ	جالندھر
۱۳۳۷	عمردین صاحب	//	//
۱۳۳۸	برکت علی		//
۱۳۳۹	سید احمد	//	//
[illegible]	کرم [illegible] صاحب	کلاس والہ	
۱۳۴۱	محمد اسماعیل صاحب	//	سیالکوٹ
۱۳۴۲	صدیق محمد صاحب	کلاس والہ	سیالکوٹ
۱۳۴۳	عالم بی بی صاحبہ	//	//
۱۳۴۴	راجن بی بی ہمشیرہ کرم الہی	//	//
۱۳۴۵	کرم بی بی	//	//
۱۳۴۶	میاں محمد صادق صاحب	اروپ	گوجرانوالہ
۱۳۴۷	حبیب اللہ خان	اسلام آباد	کشمیر
۱۳۴۸	دوست محمد خان	//	//
۱۳۴۹	عبد اللہ خان	//	//
۱۳۵۰	مسلم علی خان	//	//
۱۳۵۱	شیر علی خان	//	//
۱۳۵۲	حبیب خان	//	//
۱۳۵۳	محمد یار خان	//	//
۱۳۵۴	محمد زمان خان	//	//
۱۳۵۵	سکندر مہر	براز لو	//
۱۳۵۶	زینب بی بی	//	
۱۳۵۷	مبارک علی صاحب	کٹاٹک	صالح پور
۱۳۵۸	گجن صاحب	دوگھوی گھمنہ	سیالکوٹ
۱۳۵۹	غلام قادر عرف بوٹا خان	لنڈا بازار	لاہور
۱۳۶۰	محمد اشرف حکیم بی-اے	بارودخانہ	//
۱۳۶۱	حکیم امام الدین	شکرن	گورداسپورہ
۱۳۶۲	مبارک بی بی	ڈہولن	سیالکوٹ
۱۳۶۳	محمد یار صاحب	قلعہ دار	گجرات
۱۳۶۴	فتح محمد صاحب	باغانوالہ	جہلم
۱۳۶۵	محمد علی صاحب	شروعہ	ہوشیارپور
۱۳۶۶	عبد اللہ امام مسجد	بھین	لاہور
۱۳۶۷	محمد سعید صاحب	ڈسکہ	سیالکوٹ
۱۳۶۸	الہ بخش صاحب	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان
۱۳۶۹	اہلیہ خواجہ حافظ محمد دین	بہونگر	گولکنڈہ اعلاقہ نظام
۱۳۷۰	محمد سعید صاحب	مہن جھکرائی	سیالکوٹ
۱۳۷۱	نواب خان سپاہی	بکوکو	ابربرہما
۱۳۷۲	بہادر دین صاحب	چمکنی پشاور	پشاور
۱۳۷۳	عبد اللہ صاحب	دربہوڑ بالز	کپورتھلہ
۱۳۷۴	نظام الدین	کہیر الواتی	//
۱۳۷۵	قادر بخش	کہیسر	لاہور
۱۳۷۶	عبد العزیز	زین والہ	//
۱۳۷۷	سید بہادر شاہ	حضور	//
۱۳۷۸	غلام محمد پٹواری	[illegible]	فیروزپور
۱۳۷۹	عبد الواحد	//	//
۱۳۸۰	محمد ابراہیم معہ اہلیہ وبہاگاں	گوبہ پور	سیالکوٹ
۱۳۸۱	عبد الغنی خان محرر	بٹالہ	ریاست بٹالہ
۱۳۸۲	عمردین صاحب	ٹونگہ	گجرات

مطبع انوار الاسلام قادیان دار الامان مین منشی محمد افضل صاحب ایڈیٹر و پراپرائٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا